از عدالت عظمی

میسر گڈیر انڈیا لمیٹڈ

بنام

ریجنل ڈائریکٹر، ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن اور دیگران

27 نومبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1948: دفعہ 45-B، 77 (A-1) وضاحت (C) اور 77-A۔

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس (جنرل) ریگولیشن، 1950: ضابطہ 26۔

ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس فنڈ—شراکت کا مطالبہ—حد کی مدت—فنڈ کے لیے چندہ کے لیے اپیل کنندہ کمپنی سے یکم دسمبر 1982 کو کی گئی مانگ—بنگلور میں اسٹیبلشمنٹ کے سلسلے میں 28.1.68 سے 30.10.79 تک اور اندور میں اسٹیبلشمنٹ کے لیے 28.1.1968 سے 31.8.1979 تک کی مدت سے متعلق مطالبہ—اپیل کنندہ دلیل کہ مطالبات کو حد سے روک دیا گیا ہے—منعقد، چندہ کے لیے کارروائی کا سبب صرف اس وقت پیدا ہوگا جب انشورنس عدالت ذریعے کارروائی میں ایکٹ کی دفعہ 75 کے تحت فیصلہ دیا جائے گا—اس ایکٹ میں بعد میں 1989 کے ترمیم شدہ ایکٹ 28 کے دفعہ 30 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ جو 20 اکتوبر 1989 سے نافذ ہوا—اس میں کہا گیا ہے کہ کارروائی بنائے نالش سے پیدا ہونے کی تاریخ سے تین سال کے اندر درخواست دی جا سکتی ہے—اس ترمیم کا اس معاملے میں کارروائی پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ کارروائی بنائے نالش ترمیم سے پہلے پیدا ہوئی تھی—ان حالات میں، چندہ کی ادائیگی کے لیے کوئی حد نہیں ہے جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے۔

کرلوسکر برادرز لمیٹڈ بنام ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن، [1966] 2 ایس سی 682، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1985 کی دیوانی اپیل نمبر 1152۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1985 کے ایف اے او نمبر 21 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کرشن مہاجن، امیت ڈھنگڑا اور پی اپچ پاریکھ

جواب دہندگان کے لیے مسز انیل کٹیار کے لیے ٹی سی شرما

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 30 جنوری 1985 کو ایف اے او نمبر 21 / 85 اور سی ایم نمبر 192 – سی آئی آئی میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ اسٹیبلشمنٹ کا احاطہ ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس ایکٹ، 1943 (مختصر طور پر، ایکٹ) توضیعات کے تحت کیا گیا تھا۔ یکم دسمبر 1982 کو، اپیل کنندہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بنگلور میں اسٹیبلشمنٹ کے لیے 28.1.1968 سے 31.10.1979 اور اندور میں اسٹیبلشمنٹ کے لیے 28.1.1968 سے 31.8.1979 تک کی مدت کے لیے کارپوریشن کے فنڈ میں ایکٹ کے تحت رقم کا تعاون کرے۔ ابتدائی طور پر، اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی تھی کہ یہ ادارے ایکٹ کے تحت نہیں آتے اور کارکنوں اور اپیل کنندہ کے درمیان آجر اور ملازم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس تنازعہ کا احاطہ کرلوسکر برادرز لمیٹڈ بنام ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن [1966] 2 ایس سی سی 682 میں اس عدالت تین ججوں کی بینچ کے فیصلے کے ذریعے کیا گیا تھا جس میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اپیل کنندہ ایکٹ توضیعات کے تحت آتا ہے اور اپیل کنندہ کے تحت کام کرنے والے ملازمین کے انشورنس کوریج کو یقینی بنانے کے لیے کارپوریشن کے فنڈ میں رقم کا حصہ ڈالنے کا ذمہ دار ہے۔ اس اپیل میں، تنازعہ حد اور اس مدت کے بارے میں ہے جس سے وہ حصہ ڈالنے کے ذمہ دار ہیں۔

اپیل کنندگان نے ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس (جنرل) ریگولیشن 1950 کے ضابطہ 26 کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ کے دفعہ 77 – اے پر انحصار کرتے ہوئے، جیسا کہ متعلقہ وقت پر عمل میں تھا، دعوی کیا کہ مطالبات کو حد سے روک دیا گیا ہے اور اس لیے، اپیل کنندگان زیر بحث مدت کے لیے کوئی حصہ ڈالنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ دلیل کو سمجھنے کے لیے، ایکٹ توضیعات کو دیکھنا ضروری ہے۔

دفعہ 45 – بی عطیات کی وصولی کے لیے طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی کسی بھی شراکت کو زمینی محصول کے بقایاجات کے طور پر وصول کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 75(2) میں کہا گیا ہے کہ :

" دعوے کا فیصلہ ایمپلائز انشورنس عدالت کرے گی (ذیلی دفعہ A-2 توضیعات کے تابع)، یعنی:

"(a) اصل آجر سے عطیات کی وصولی کا دعوی؛

(b) کسی پرنسپل آجر کی طرف سے کسی فوری آجر سے عطیات کی وصولی کا دعوی؛

(c) خارج کردیا گیا

(d) دفعہ 68 کے تحت کسی پرنسپل آجر کے خلاف دعوی؛

(e) دفعہ 70 کے تحت کسی شخص کو موصول ہونے والے فوائد کی رقم کی وصولی کے لیے دعوی جب وہ قانونی طور پر اس کا حقدار نہیں ہے؛ اور

(f) اس ایکٹ کے تحت قابل قبول کسی بھی فائدے کی وصولی کا کوئی دعوی۔

دفعہ 77 اس " کارروائی کے آغاز" کے لیے فراہم کرتا ہے۔ ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ ایمپلائز انشورنس عدالت کے سامنے کارروائی درخواست کے ذریعے شروع کی جائے گی۔

دفعہ 77 (A-1) حد کا التزام کرتا ہے اور تصور کیا گیا ہے کہ" اس طرح کی ہر درخواست اس تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر کی جائے گی جس پر بنائے نالش پیدا ہوا تھا"۔

دفعہ 77 کی وضاحت (سی) (A–1) یہ فراہم کرتا ہے کہ" پرنسپل آجر کی طرف سے فوری آجر سے عطیات کی وصولی کے دعوے کے سلسلے میں کارروائی کا سبب اس تاریخ تک پیدا نہیں سمجھا جائے گا جس تک کارپوریشن کو قواعد وضوابط کے تحت عطیات کی ادائیگی کا ثبوت موصول ہونا ہے۔"

ضابطے 26 (2) ادائیگی کی حد فراہم کرتا ہے اور اس طرح پڑھتا ہے:

" ایکٹ کے دفعہ 77 کے مقاصد کے لیے مقررہ تاریخ جس کے ذریعے عطیات کی ادائیگی کا ثبوت کارپوریشن تک پہنچنا ضروری ہے، ذیلی ضابطے (1) کی شقوں (اے)، (بی)، (سی) اور (ڈی) میں بتائے گئے دنوں میں سے بالترتیب آخری ہوگی۔

ذیلی ضابطہ (1) کی شق (اے) سے (ڈی) کو ذیل میں پڑھا جاتا ہے:

" (a) اس تاریخ کے 7 دن کے اندر جس دن اسے ایسے شخص کی موت کا علم ہو۔

(b) مناسب دفتر سے اس سلسلے میں استدعا موصول ہونے کی تاریخ کے 7 دن کے اندر؛

(c) شراکت کی مدت کے خاتمے کے 42 دنوں کے اندر جس سے اس کا تعلق ہے۔

(d) فیکٹری کی مستقل بندش کی تاریخ کے 28 دنوں کے اندر۔

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ شراکت کے لیے کارروائی کا سبب صرف اس وقت سامنے آئے گا جب انشورنس عدالت کی طرف سے کارروائی میں فیصلہ ایکٹ کی دفعہ 75 کے تحت دیا جائے۔ تب تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کارروائی بنائے نالش پیدا ہوئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، حد کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس ایکٹ میں بعد میں 1989 کے 28 ویں ترمیم ایکٹ کے دفعہ 30 کے ذریعے ترمیم کی گئی جو 20 اکتوبر 1989 سے نافذ ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کارروائی بنائے نالش پیدا ہونے کی تاریخ سے تین سال کے اندر درخواست دی جا سکتی ہے۔ اس ترمیم کا اس معاملے میں کارروائی پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ بنائے نالش ترمیم سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ ان حالات میں، جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے، شراکت کی ادائیگی کے لیے کوئی حد نہیں ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ رقم پہلے ہی جمع کی جا چکی ہے۔ اگر ایسا ہے تو مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document